حدود آرڈی ننس مجریہ ۱۹۷۹ء' جو منتخب اسمبلی کے ۱۹۸۵ء میں منظوری کے بعد ملکی قوانین بن چکے ہیں' کمیشن کے مطالبات کا علمی وفکری جائزہ لیا گیا ہے جو بنیادی طور پر نہ صرف غیر آئینی' غیر قانونی بلکہ مضحکہ خیز ہیں۔ مصنفہ نے کمیشن کے اعتراضات کا قرآن وسنت' الہامی اور غیر الہامی مذاہب کے حوالے سے مضبوط دلائل کے ساتھ جواب دیا ہے۔ ان اسباب اور عوامل کی بھی نشان دہی کی ہے جن کی وجہ سے قوانین حدود کے نفاذ سے خاطر خواہ نتائج برآمد نہیں ہوسکے۔ ''منافی قانون اور الٰہی قانون کا فرق''، ''اسلامی قانون اور مغربی قانون کا تقابلی جائزہ''، نیز ''نفاذ حدود کی مختصر تاریخ'' عنوانات کے تحت اہم علمی نکات زیر بحث آئے ہیں۔

اصلاح احوال کے لیے انھوں نے ملّت (اُمّہ) اور مملکت کے سامنے چند تجاویز اور سفارشات بھی پیش کی ہیں۔ ان میں ایک تجویز فقہ کی تدوینِ جدید بھی ہے۔

ہمارے جدید تعلیم یافتہ اسلامی ذہن رکھنے والے طبقے نے اس معاملے کو ایک مسئلہ بنا دیا ہے' جب کہ اسلام میں یہ ایک طے شدہ معاملہ ہے کہ اجتہاد کے دروازے قرآن وسنت اور خاص طور پر حدیث معاذؓ کے حوالے سے ہمیشہ ہر دور کے لیے کھلے ہوئے ہیں۔ یہاں ہم یہ وضاحت ضروری سمجھتے ہیں کہ اجتہاد کا مطلب محض قرآن وسنت کے قوانین' یعنی حدود کو زمانے کے احوال وظروف کے سانچوں میں ڈھالنا نہیں ہے بلکہ اجتہاد کا مطلب ہر دور کے معاملات جن کا تعلّق معاشرت' معیشت' سیاست اور ہر شعبۂ زندگی سے ہے' ان کو قرآن وسنت کے ابدی احکام سے ہم آہنگ کرنا ہے۔ جیسا کہ ہمارے اس استدلال سے اتفاق کرتے ہوئے سپریم کورٹ کے وسیع تر بنچ نے ۱۹۹۳ء میں اپنے معرکہ آرا فیصلہ ظہیرالدین بنام سٹیٹ میں حتمی طور پر یہ قرار دیا ہے کہ آئین کے بنیادی حقوق (fundamental rights) بھی قرآن وسنت کے تابع ہیں اور جو قانون بھی اس سے متصادم ہو وہ کالعدم ہوگا۔ (محمد اسماعیل قریشی ایڈوکیٹ)

لمحہ بہ لمحہ زندگی، ابوالامتیاز ع س مسلم۔ ناشر: القمر انٹرپرائزز' اُردو بازار' لاہور۔ صفحات: ۳۰۷۔ قیمت: ۶۰۰ روپے۔

زیرنظر آپ بیتی مصنف (پیدایش: ۱۹۲۲ء) کی کثیرالجہات' متحرک اور جدوجہد سے